بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ ان یبتغ ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ہر جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ | ۶ امان ۱۳۴۸ ہش | ۶ مارچ ۱۹۶۹ء | نمبر ۵۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ سے کیا مراد ہے

اسلام نے تکلّف اور بناوٹ کے ساتھ دوسری قوموں کی نقل یا تتبع کرنے سے منع کیا ہے

چھری کانٹے سے کھانے کے متعلق فرمایا:۔

"شریعتِ اسلام نے چھری سے کاٹ کر کھانے سے تو منع نہیں کیا۔ ہاں تکلّف سے ایک بات یا فعل پر زور ڈالنے سے منع کیا ہے اس خیال سے کہ اس قوم سے مشابہت نہ ہو جاوے۔ ورنہ یوں تو ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا اور یہ فعل اس لئے کیا کہ تا امت کو تکلیف نہ ہو۔ جائز ضرورتوں پر اس طرح کھانا جائز ہے مگر بالکل اس کا پابند ہونا اور تکلّف کرنا اور کھانے کے دوسرے طریقوں کو حقیر جاننا منع ہے۔ کیونکہ پھر آہستہ آہستہ انسان کی نوبت تتبع کی یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ ان کی طرح طہارت کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے۔ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ سے مراد یہی ہے کہ التزاماً ان باتوں کو نہ کرے۔ ورنہ بعض وقت ایک جائز ضرورت کے لحاظ سے کر لینا منع نہیں ہے۔ جیسے کہ بعض دفعہ کام کی کثرت ہوتی ہے اور بیٹھے لکھتے ہوتے ہیں تو کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ کھانا میز پر لگا دو۔ اور اس پر بھی کھا لیا کرتے ہیں اور صف پر بھی کھا لیتے ہیں۔ چارپائی پر بھی کھا لیتے ہیں۔ تو ایسی باتوں میں صرف گزارہ کو مدِّنظر رکھنا چاہیئے۔

تشبہ کے معنی اس حدیث میں یہی ہیں کہ اس لکیر کو لازم پکڑ لینا ورنہ ہمارے دین کی سادگی تو ایسی شے ہے کہ جس پر دیگر اقوام نے رشک کھایا ہے اور خواہش کی ہے کہ کاش ان کے مذہب میں ہوتی اور انگریزوں نے اس کی تعریف کی اور اکثر اصول ان لوگوں نے عرب سے لے کر استعمال کئے ہیں۔ مگر اب رسم پرستی کی خاطر وہ مجبور ہیں ترک نہیں کر سکتے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۸۷، ۳۸۸)

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۵ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت حرارت اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

—• ربوہ ۵ امان۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت گردہ میں انفیکشن۔ بخار اور شدید کھانسی کی وجہ سے کئی روز سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—• ربوہ ۵ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل دن بھر جسم اور سر میں درد کی وجہ سے ناساز رہی۔ آج صبح طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

—• ربوہ ۵ امان۔ حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

—• مکرم محمد شفیق صاحب قیصر اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کے لئے ۶ مارچ بروز جمعرات بذریعہ جناب ایکسپریس ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت ۵ مارچ کو تین بجے سہ پہر دفتر وکالت تبشیر تحریک جدید میں تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو اپنی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

—• مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کے لئے ۳ مارچ ۱۹۶۹ء بروز سوموار ربوہ سے بذریعہ جناب ایکسپریس روانہ ہوئے ۲ مارچ کو ۳ بجے سہ پہر دفتر وکالت تبشیر کے سامنے وکلاء تحریک جدید و ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ اور کارکنان نے جمع ہو کر آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے اور دل دعاؤں کے ساتھ آپ کو الوداع کہا۔ دعا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ کو بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق بخشے آمین

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ امان ۱۳۴۸ ہش

لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۴ امان

(۲)

یہ تو مادی زندگی کی باتیں ہیں بعینہٖ اسی طرح روحانی زندگی کے لئے بھی انسان کو انفرادی اور اجتماعی طور پر مجاہدے کرنے پڑتے ہیں اور بغیر مجاہدوں کے وہ کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ ہرگز زندگی کی فلاح نہیں پا سکتے اور آخرکار ہوتے ہوتے وہ روحانی طور پر نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ وہ حیوانیت کے درجہ پر گر جاتے ہیں۔ فواحش کے کیچڑ میں لت پت ہو جاتے ہیں۔ محض اچھے اخلاق کا تصور یا روحانیت کی خواہش ان کو کوئی مدد نہیں دے سکتی۔ نرا ایمان جس کے ساتھ اعمال صالحہ نہ ہوں بے کار ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس قسم کے لوگ ہمیشہ گزرے ہیں جو چاہتے ہیں کہ بغیر کسی قسم کی محنت اور تکلیف اور سعی اور مجاہدہ کے وہ کمالات حاصل کر لیں جو مجاہدات سے حاصل ہوتے ہیں۔ صوفیا کرام کے حالات میں لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے آکر ان سے کہا کہ کوئی ایسا انتظام ہو کہ ہم پھونک مارنے سے ولی ہو جاویں۔ ایسے لوگوں کے جواب میں انہوں نے یہی فرمایا کہ پھونک کے واسطے بھی تو قریب ہونے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ پھونک بھی دور سے نہیں لگتی۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ

یعنی کوئی انسان بغیر سعی کے کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ قانون ہے۔ پھر اس کے خلاف اگر کوئی کچھ حاصل کرنا چاہے تو وہ خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑتا ہے اور اسے آزماتا ہے۔ اس لئے محروم رہے گا۔ دنیا کے عام کاروبار میں بھی تو یہ سلسلہ نہیں ہے کہ پھونک کر کچھ حاصل ہو جائے۔ یا بدوں سعی اور مجاہدہ کے کوئی کامیابی مل سکے۔ دیکھو آپ شہر سے چلے تو سٹیشن پر پہنچے۔ اگر شہر سے ہی نہ چلتے تو کیونکر پہنچتے؟ پاؤں کو حرکت دینی پڑی ہے یا نہیں؟ اسی طرح سے جس قدر کاروبار دنیا کے ہیں سب میں اوّل انسان کو کچھ کرنا پڑتا ہے۔ جب وہ ہاتھ پاؤں ہلاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی برکت ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی راہ میں وہی لوگ کمال حاصل کرتے ہیں جو مجاہدہ کرتے ہیں۔ اس لئے فرمایا ہے۔

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

پس کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ مجاہدہ ہی کامیابیوں کی راہ ہے۔"

(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰ و ۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء)

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بیعت کی ہے چند نصیحت آمیز کلمات کہنا چاہتا ہوں۔ یہ بیعت تخم ریزی ہے اعمال صالحہ کی۔ جس طرح کوئی باغبان درخت لگاتا ہے۔ یا کسی چیز کا بیج بوتا ہے، پھر اگر کوئی شخص بیج بو کر یا درخت لگا کر وہیں اس کو ختم کر دے۔ اور آئندہ آبپاشی اور حفاظت نہ کرے۔ تو وہ تخم بھی ضائع ہو جائے گا۔ اسی طرح انسان کے ساتھ شیطان لگا رہتا ہے۔ پس اگر انسان نیک عمل کر کے اس کے محفوظ رکھنے کی کوشش نہ کرے تو وہ عمل ضائع ہو جاتا ہے؟"

[redacted]

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پانچ نمازیں پڑھنے والے کی روح پر میل نہیں رہ سکتی

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے۔ جیسے تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس پانی سے بھری ہوئی نہر چل رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے۔ یعنی جیسے اس شخص کے بدن پر میل نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح پانچ نمازیں پڑھنے والے کی روح پر میل نہیں رہ سکتی۔

"از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم"

سود و زیاں کا غم نہ کوئی فکرِ بیش و کم
یوں آشنائے دردِ محبت ہوئے تھے ہم

ہم اس زمیں پہ رہ کے رہے اس زمیں سے دور
حائل ہوئے نہ راہ میں رستوں کے پیچ و خم

تاریک شب میں جیسے چراغاں کرے کوئی
یوں اپنے دل کے داغ فروزاں کریں گے ہم

ہم لے گئے سفینے حوادث کے دو بدو
طوفانِ باد روک بنا ہے نہ موجِ یم

جشنِ طرب جو اہلِ جہاں کی نظر میں تھے
ہم دیکھتے رہے وہ نظارے بچشمِ نم

صحرا میں لے کے آئے بہاروں کے کارواں
گلشن میں ہم نے پھول کھلائے قدم قدم

"اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم"

عبدالمنان ناہید

۴؎ تمام مخلوقات مثلاً مسلمان ہی سہی اپنے مذاہب کے فرائض میں پابند ہیں مگر اس میں کوئی ترقی نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نیک عمل کے بڑھانے کا خیال ان کو نہیں ہوتا۔ اور رفتہ رفتہ وہ عمل رسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ پس مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے تو کلمہ پڑھنے لگے۔ ہندوؤں کے گھر میں ہوتے تو رام رام کرتے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۲۴، ۲۲۵)

احمدیت — یعنی — اسلام کی نشأۃِ ثانیہ

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ ۶۸ء

(۲)

احمدیت کی دس خصوصیات

چنانچہ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے احمدیت ان رائج الوقت غلط باتوں کو جو اشاعتِ اسلام۔ احیاءِ اسلام اور اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے کامل ظہور میں روک تھیں صاف کیا اور ان کی ضروری اصلاح کی اور ایسے طریق پر ان کی تعبیر۔ تشریح اور توضیح فرمائی کہ جس سے اسلام کی دلکشی اور حسن و جمال میں ہر طرح اضافہ ہوا۔ پھر احمدیت نے قرآن شریف سے استنباط کر کے ایسے نئے خیالات دنیا کے سامنے پیش کئے جو اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور برتری و غلبہ کے لئے ضروری تھے۔ اس سلسلہ میں خاکسار اس وقت دس باتیں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے۔

انسان کیساتھ اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی

پہلی بات جو احمدیت نے پیش کی یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے انسان کے ساتھ ہمکلامی کے خیال کو جو بہت حد تک مر چکا تھا دوبارہ زندہ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بانیٔ احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ابتدائی دعویٰ کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا ہے۔ آپ نے اس حقیقت کو از سرِ نو دنیا پر روشن کیا کہ اللہ تعالیٰ کے انسان کے ساتھ ہمکلام ہونے کا سلسلہ جاری ہے اور وہ کبھی بند نہیں ہوگا۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ہمکلامی کا سلسلہ گزشتہ زمانے سے مخصوص تھا اب نہیں۔ حالانکہ احادیثِ صحیحہ میں صاف لکھا ہوا موجود تھا کہ اس امت میں ایسے انسان ہونگے جن سے خدا ہمکلام ہوگا اور نئی تعلیم کے اثر کے ماتحت سر سید احمد خان اور ان کے ہم خیال بہت سے لوگ تو بہت دور نکل گئے اور اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کے سرے سے ہی انکار کر دیا۔ احمدیت نے بار بار اور بڑی وضاحت سے دنیا کے سامنے اس بات کو پیش کیا کہ الہام اور کلامِ الٰہی کے دروازہ کو بند کرنا ایک ایسا مہلک خیال ہے کہ جس سے خدا تعالیٰ کے متعلق یقین اور عرفان پیدا کرنے اور اس کے نشانات کو دیکھنے کا رستہ بالکل بند ہو جاتا ہے۔ حضرت بانیٔ احمدیت نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ چونکہ لطیف اور غیر محدود ہے اس لئے وہ نظر نہیں آسکتا اب اگر اس کے کلام کے سلسلہ کو بھی بند کر دیا جائے تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ بندے اور خدا کے درمیان تمام علائق منقطع ہو جائیں اور کوئی جوڑنے والی کڑی درمیان میں باقی نہ رہے۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بن دیکھے کس طرح کسی مہ رُخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالِ صنم سے لگائے دل
دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حُسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی"

حضرت بانیٔ احمدیت چونکہ خود اس مکالمہ مخاطبہ سے مشرف تھے۔ جلسہ مذاہبِ عالم لاہور منعقدہ ۱۸۹۶ء میں آپ نے اعلان فرمایا:۔

"میں بنی نوعِ انسان پر ظلم کروں گا۔ اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں کہ وہ مقام جس کی میں نے یہ تعریفیں کی ہیں اور وہ مرتبہ مکالمہ مخاطبہ کا جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی ہے وہ خدا کی عنایت نے مجھے عنایت فرمایا تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں اور سچائی قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں۔ ۔۔۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں۔ وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے۔ وہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۸۴)

احمدیت نے علم کے کامل ذریعہ الہامِ الٰہی کے سلسلہ کو جاری رکھ کر اور عملی طور پر صاحبِ تجربہ لوگوں کی شہادت سے قرآن کریم کی ان آیات کو الم نشرح کیا اور اسلام کو ایک زندہ مذہب ثابت کیا۔ خود قرآن کریم باآواز بلند فرما رہا ہے:۔

"اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ"

(حٰمٓ السجدہ رکوع ۴/۱۸)

یعنی وہ لوگ جو سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور پھر مخالفتوں کے باوجود اپنے اس ایمان پر قائم رہتے ہیں اور صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے اُن پر اُترتے ہیں اور وہ انہیں خوشخبری دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم اپنے گزشتہ مصائب پر کسی قسم کا خوف مت کھاؤ اور نہ آئندہ کے لئے کوئی غم کرو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور تمہاری مدد کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ پھر اسی دُنیا کا سوال نہیں بلکہ ہم تم کو یہ بھی خبر دیتے ہیں کہ اگر ان کشمکش اور تکلیف کے دنوں میں تمہیں موت آگئی تو تمہاری موت بھی بڑی خوشی کا موجب ہوگی اور تم جنت میں داخل کئے جاؤ گے

اب دیکھو قرآن کریم نے صاف طور پر یہ بیان فرمایا ہے کہ موتوں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں جو مصائب میں انہیں تسلی دیتے اور مشکلات میں ان کی ڈھارس بندھاتے ہیں اور آئندہ کے لئے انہیں بشارتیں دیتے ہیں۔ اور اسی چیز کو وحی و الہام کہتے ہیں۔ بہرحال واقعہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے اور ان پر اپنی مرضی کو ظاہر کرتا ہے۔ پس احمدیت نے اسلام کی اس خصوصیت اور برکت کو جو پیش کیا وہ بے ثبوت نہیں بلکہ قرآن کریم اسکی تائید میں ہے۔ حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرٰتُ

(بخاری جلد ۴ باب التبشیر)

یعنی اب صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں اور مبشرات اسی کو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو بشارت دے اور ان سے ہمکلام ہو۔ عقل بھی اس بات کی تائید کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے الہام کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری رہنا چاہیئے کیونکہ بولنا اور کلام کرنا اس کی صفت ہے اور جب خدا تعالیٰ کی اور تمام صفات کام کر رہی ہیں تو کلام کرنیکی صفت اس کی کیوں باطل ہو گئی۔ جب لوگوں سے پوچھا جائے کیا خدا دیکھتا ہے کہیں گے کیوں نہیں خدا بصیر ہے۔ پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے؟ کہیں گے کیوں نہیں اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ قرآن میں آتا ہے اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔ پھر پوچھا جائے کیا خدا بات کرتا ہے؟ کہیں گے نہیں جی۔ کسی پرانے زمانے میں وہ بات کرتا تھا اب تو نہیں کرتا۔ گویا اسکی زبان بند ہو گئی ہے یا مفلوج ہو گئی ہے۔ اور اب وہ اپنے بندوں سے کلام نہیں کر سکتا۔ حالانکہ اس کی یہ صفت بھی باقی صفات کی طرح اپنے جلوے دکھا رہی ہے

الغرض اسلام کی زندگی اور اس کی نشأۃِ ثانیہ کا یہ تقاضا تھا کہ اسلام کی بنیادی خصوصیات کو پھر سے اجاگر کیا جاتا۔ احمدیت نے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے سلسلہ میں یہ ایک اہم اور امتیازی بات قرآنِ کریم اور حدیث سے استنباط کر کے پیش کی۔

تعلق باللہ کی مضبوطی اور یقینِ کامل کے حصول کے لئے بھی یہ ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ کے سلسلۂ کلام کو جاری سمجھا جائے کیونکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان کا جو تعلق ہے وہ جذباتِ محبت پر ہے۔ جذباتِ محبت بغیر محبوب سے ملنے کے تسلی نہیں پا سکتے۔ اگر ہم اپنے کسی محبوب کے پاس جائیں اور اس کے پاس گھنٹوں بیٹھے رہیں مگر وہ ہم سے بات تک نہ کرے اور ہماری طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھے تو کیا ہم اس کے پاس ہنستے ہوئے آئیں گے یا روتے ہوئے؟ اسلام ایک فطرتی مذہب ہے اس کے متعلق ایسی بات کہنا جو فطرت کے خلاف ہو اسلام سے لوگوں کو دور کرنا اور اس سے تنفر پیدا کرنے کا موجب ہے احمدیت نے یہ بات پیش کر کے کہ خدا تعالیٰ کا الہام جاری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے تعلق باللہ کی مضبوطی کا ایک بڑا بنیادی اصول پیش کیا ہے جو اسلام کی حقیقی اور اصل غرض اور دوسرے مذاہب کے مقابل پر اسلام کو امتیاز بخشنے والا اصل ہے۔

دعا کی حقیقت

دوسری بات جو احمدیت نے نمایاں امتیاز کے ساتھ اسلام کی برتری اور اس کے احیاء کے ثبوت میں پیش کی یہ ہے کہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے حصہ کا یہ خیال تھا کہ اسلام میں جو دعا پر زور دیا گیا ہے یہ صرف ایک عبادت اور اظہارِ عقیدت کا ذریعہ ہے ورنہ یہ نہیں کہ خدا تعالےٰ دعا کو سُنے اور اس پر کوئی نتیجہ مرتب کرے۔ گویا موجودہ زمانہ میں خدا سُنتا بھی نہیں۔ پڑھے لکھے مسلمانوں میں سے سر سید احمد خان صاحب مرحوم اور ان سے تعلق رکھنے والے مغربی ممالک کی دہریت کے اثر اور مغربی فلسفہ سے گھبرا کر اس خیال کے قائل ہو گئے تھے کہ دعا صرف ایک عبادت ہے ورنہ یہ نہیں کہ انسان کی دعا قبولیت کی صورت میں کوئی نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ احمدیت نے اس قسم کے جملہ باطل خیالات کا سختی سے ردّ کیا اور بڑے زور سے بتایا کہ خدا تعالےٰ کی کوئی صفت بھی معطّل نہیں۔ خدا تعالےٰ کی کسی صفت کو معطل قرار دینا اس کی قدوسیت اور ازلیت پر خطرناک حملہ ہے گویا خدا کا ایک حصّہ مُردہ کی طرح ہو گیا ہے۔ احمدیت نے زبردست دلائل کے ساتھ خدا تعالےٰ کی صفات کے متعلق مجموعی طور پر اور قبولیتِ دعا کی صفت کو خصوصی طور پر بڑے زبردست دلائل کے ساتھ زندہ اور چوکس ثابت کیا۔ حضرت بانیٔ احمدیت نے ایک رسالہ "برکات الدعا" لکھ کر شائع فرمایا جس میں آپ نے قرآنی آیات اور احادیثِ نبویؐ سے استدلال کے علاوہ اپنی مثال دے کر یہ دعویٰ پیش کیا کہ اگر کسی شخص کو قبولیتِ دعا میں شک ہو تو وہ میرے پاس آ کر جس طرح چاہے تسلی کرے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر سید احمد خان مرحوم کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ؎

"اے کہ گوئی گر دعا ہا را اثر بودے کجاست
سوئے من بشتاب بنمایم ترا چوں آفتاب
ہاں مکن انکار زیں اسرارِ قدرت ہائے حق
قصہ کوتاہ کن بہ بیں از ما دعائے مستجاب

اے وہ جو یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ اگر دعا میں کوئی اثر ہوتا ہے تو وہ کہاں ہے۔ تم جلدی سے میری طرف آؤ کہ میں تمہیں سُورج کی طرح دعا کا اثر دکھاؤنگا ہاں خدا کی قدرتوں کے اسرار سے انکار نہ کرو اور اگر دلیل چاہتے ہو تو کسی بھی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے میری قبول شدہ دعا کا نتیجہ دیکھ لو۔"

اِن اشعار میں حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جس قبول شدہ دعا کی طرف اشارہ کیا ہے وہ پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی سے تعلق رکھتی تھی جس میں خدا تعالےٰ نے حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے نتیجہ میں آپ کو الہاماً بتایا کہ پنڈت صاحب اپنی شوخی اور گستاخی کی وجہ سے چھ سال کے اندر اندر عید کے دوسرے دن عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دعا کے مسئلہ میں اصل ثبوت یہی ہے کہ دعا کا نتیجہ دکھا دیا جائے اور یہ ایک ایسی قطعی شہادت ہوگی جس کے بعد کوئی عقلمند شخص انکار نہیں کر سکتا۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام نے اپنی سینکڑوں قبول شدہ دعائیں دکھا کر ثابت کر دیا کہ قبولیتِ دعا کا مسئلہ بالکل سچا اور یقینی ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے آج بھی سینکڑوں اور ہزاروں اس قسم کی شہادات موجود ہیں جو اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سُنتا ہے قبول کرتا ہے اور ان پر عملی طور پر ایک نتیجہ مرتب کرتا ہے۔

(باقی)

ولادت

خاکسار کو مورخہ ۱۱ر فروری کو خدا تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کا پوتا اور اسرار خاں صاحب شاہجہان پوری کا نواسہ ہے۔

بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اسے نیک۔ صالح اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

(بابا عبد الرحمٰن صابر
کارکن نظارت تعلیم ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(رانا عبد الصمد۔ ربوہ)

قسط ۵

وعدہ جات تحریک خاص لجنہ اماء اللہ برائے پانچ لاکھ

(حضرت سیدہ امۃ المتین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

جلسہ سالانہ پر جو میری طرف سے تحریک پانچ لاکھ روپے کے چندہ کی کی گئی ہے اس میں اس وقت تک جتنے وعدہ جات آئے ہیں شائع کروائے جا چکے ہیں مزید فہرست درجِ ذیل کی جا رہی ہے۔ یاد رہے کہ اس چندہ کو چار سال میں جمع کرنا ہے اس لئے اس کے مطابق وعدہ جات لئے جائیں۔ لجنہ مرکزیہ نے وعدہ جات کے لئے فارم چھپوائے ہیں وہ فارم منگوالیں اور اس کے مطابق وعدہ جات بھجوائیں نیز وصولی بھی جلد سے جلد کریں تا سالانہ اجتماع تک ایک لاکھ روپیہ جمع ہو جائے۔

۱۔ از طرف عزیزہ بیگم بیگم میاں غلام محمد صاحب اختر۔ ربوہ		۳۰۰/-
" " امۃ الحفیظ بیگم مرحومہ دختر " " "		۵۰۰/-
" " امۃ الحمید بیگم مرحومہ دختر " " "		۲۰۰/-
" " والدہ صاحبہ غلام محمد صاحب اختر		
۲۔ بشیرہ	اوکاڑہ ضلع ساہیوال	۱۰۰/-
۳۔ صغراں بیگم	" " "	۱۰۰/-
۴۔ اقبال بیگم چوہدری رشید احمد نمبردار چک ۳۰ ن ۔ ۱۱		۱۰۰/-
۵۔ مقصود بیگم مرزا شیر محمد	چیچا وطنی	۱۰۰/-
۶۔ امۃ المتین	اوکاڑہ	۱۰۰/-
۷۔ امۃ المالک	"	۱۰۰/-
۸۔ نعیمہ بی بی چوہدری نتھے خاں پنڈ تانوالہ		۱۰۰/-
۹۔ اہلیہ چوہدری نذیر احمد گڑیال کلاں		۱۰۰/-
۱۰۔ رشیدہ اہلیہ شیخ محمد عنایت اللہ	مریدکے	۱۰۰/-
۱۱۔ مبارکہ قاضی اکبر محمود الحق	چوہڑکانہ	۱۰۰/-
۱۲۔ غلام جنّت	مجوکہ ضلع سرگودہا	۱۰۰/-
۱۳۔ سکینہ بی بی اہلیہ چوہدری محمد شفیع صاحب	سرگودہا	۱۰۰/-
۱۴۔ آمنہ بیگم فضل الٰہی مرحوم	"	۱۰۰/-
۱۵۔ نسیم بیگم " "	"	۱۰۰/-
۱۶۔ نصرت جہاں	گورنمنٹ سکول بھیرہ	۱۰۰/-
۱۷۔ مبارکہ بیگم اشرف احمد خاں	جوہر آباد	۱۰۰/-
۱۸۔ عائشہ صدیقہ بیگم منشی علی احمد چک ۶۶ D.B		۱۰۰/-
۱۹۔ امۃ السلام اہلیہ رشید پراچہ	سرگودہا	۱۰۰/-
۲۰۔ فرحت اہلیہ عبد الحمید پراچہ	"	۱۰۰/-
۲۱۔ قدسیہ اہلیہ سعادت صاحب پراچہ	"	۱۰۰/-
۲۲۔ کوثر اہلیہ اکرام صاحب پراچہ	"	۲۵۰/-
۲۳۔ عصمت اہلیہ سعید الرحمان صاحب پراچہ	"	۲۵۰/-
۲۴۔ عطیہ اہلیہ مبارک احمد پراچہ	"	۵۰۰/-
۲۵۔ سکینہ اہلیہ عبد السمیع صاحب نون	"	۲۰۰/-
۲۶۔ لیڈی ڈاکٹر سلیمہ صاحبہ	"	۵۰۰/-
۲۷۔ امۃ الحفیظ اہلیہ قریشی اسحٰق صاحب	"	۱۰۰/-
۲۸۔ رضیہ اہلیہ چوہدری نثار صاحب	"	۱۰۰/-
۲۹۔ زینب النساء اہلیہ الٰہی بخش	"	۱۰۰/-
۳۰۔ نواب اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب	"	۲۰۰/-
۳۱۔ امۃ الرؤف اہلیہ عبد السلام خاں صاحب	"	۱۰۰/-
۳۲۔ حکمت اللہ اہلیہ عبد الستار خاں صاحب	"	۱۰۰/-

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ کی یاد میں

(مکرم سید محمد میاں صاحب شاہجہانپوری)

راقم الحروف کو نہ صرف حضرت حافظ صاحب کی شاگردی کا شرف حاصل ہے بلکہ ایام طفولیت ہی سے جبکہ اس عاجز کے والد ماجد کا انتقال ہوا حضرت حافظ صاحب کے زیر سایہ پرورش پانے اور ان کی علمی مجالس اور تبلیغی سرگرمیوں سے مذہبی تربیت حاصل کرنے کے لئے مواقع میسر آتے رہے۔

حضرت حافظ صاحب شاہجہانپور کے ایک سجادہ نشین خاندان کے ایک رکن تھے۔ آپ کے والد ماجد حضرت حافظ سید علی میاں صاحب بھی ایک متبحر عالم اور اعلیٰ پایہ کے مصنف تھے۔ جن کے قلم سے عربی فارسی اور اردو کی بیسیوں کتابیں معرض وجود میں آئیں۔ حضرت حافظ سید علی میاں صاحب کی قرآن فہمی کا یہ عالم تھا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے سے قبل ہی وفات مسیح کے قائل تھے۔ حضرت حافظ سید علی میاں صاحب کے مزاج میں سادگی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ اپنے مکان خود بناتے اس میں قسم قسم میوہ دار درخت لگاتے اور سبزیاں اور ترکاریاں پیدا کرتے۔ لوگ دور دور سے کاسنی اور مکو کے پتے لینے کے لئے آپ کے باغ میں آیا کرتے تھے۔ آپ اپنے باغ کی آبیاری بھی اپنے ہاتھ سے کیا کرتے غرضیکہ نیکی و سادگی و جفاکشی کا مجسمہ تھے۔ ان دونوں باپ بیٹوں کی خدمات جلیلہ کی قدر دانی فرماتے ہوئے ایک مرتبہ خطبہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں باپ بیٹے یوپی میں احمدیت کی تبلیغ کے سلسلے میں دیر تک ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب تین بھائی اور تھے سید انوار احمد میاں سید نور احمد میاں اور سید احمد میاں۔ سید نور احمد میاں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی تھی اور وہ جوانی کے عالم میں وفات پا گئے تھے۔ سید نور احمد میاں اور سید احمد میاں ترک وطن کر کے اکولہ ضلع برار (دکن) میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ سید نور احمد میاں نے وہاں ٹرانسپورٹ کمپنی قائم کی تھی اور سب سے چھوٹے بھائی سید احمد میاں نے جوتوں کی تجارت میں کافی ترقی کر لی تھی۔ یہ دونوں بھائی بیعت سے محروم رہے۔

حضرت حافظ صاحب نے شادی نہیں کی۔ تمام عمر متوکلانہ زندگی بسر کرتے رہے۔ راقم الحروف نے انہیں ہمیشہ کشادہ دست پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی تمام ضروریات کو اپنے خزانہ غیب سے پوری فرما دیتا تھا۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر قادیان حاضری دینا اور ایک لمبے عرصہ تک وہاں رہنا ان کا معمول تھا۔ واپسی پر کتابوں کے بنڈل ساتھ ہوتے تھے۔ جن کو وہ زیر تبلیغ لوگوں میں تقسیم کرتے تھے۔

حضرت حافظ صاحب کے پاس نادر و نایاب کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ بھی تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ کتب کے کئی کئی سیٹ شامل تھے۔ حضرت صاحب کی کتابوں کے پہلے ایڈیشن کو کلکتہ سے جلد کرایا تھا اور بڑے اہتمام سے اور عقیدت سے شیشہ کی الماری میں سجا رکھا تھا۔ بقیہ سیٹ گردش میں رہتے تھے ان نادر و نایاب کتابوں میں عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید کے علاوہ رگ وید، سام وید، اتھر وید اور بجر وید کے نسخے بھی موجود تھے۔ ایک نسخہ قلمی قرآن کریم کا مشہور ایرانی خطاط کے ہاتھ کا لکھا ہوا بھی موجود تھا۔ ان کتابوں سے تبلیغی میدان میں بڑی مدد لیتے تھے۔ اتنے بڑے ذخیرے کو ایسی ترتیب سے رکھا ہوا تھا کہ عین وقت پر اپنی مطلوبہ کتاب برآمد کر لینا ان کے لئے کچھ مشکل نہ تھا۔

آپ کی قوت حافظہ کے بیسیوں نہیں سینکڑوں واقعات بیان کئے جا سکتے ہیں۔ جس شخص کا بھی آپ سے سابقہ پڑا وہ آپ کے حافظہ کا قائل ہو گیا عربی اور فارسی اور اردو کے ہزارہا اشعار آپ کے حافظہ میں محفوظ تھے اور دوران کلام جب اپنے مخصوص لہجہ میں ارشاد فرماتے تو ایک سماں بندھ جاتا اور سامعین مسحور ہو کر رہ جاتے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب بھی حضرت حافظ صاحب کے ذہن میں محفوظ تھیں اور آپ حضور کی کتابوں میں سے مطلوبہ حوالہ جات بڑی سرعت اور آسانی سے نکال لیتے تھے اور یہ بات دوران تبلیغ بہت مفید و مؤثر ثابت ہوتی تھی۔ حضور علیہ السلام کی تحریرات کو ایسے انوکھے اور مسحور کن انداز سے پڑھتے تھے کہ اشد ترین مخالف بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے علاوہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر علمی و ادبی حوالہ جات کا ایک نادر اور نایاب ذخیرہ بھی آپ کے حافظہ کے خزانہ میں موجود تھا جس میں سے موقعہ و محل کے لحاظ سے آپ حوالہ جات فراہم فرما لیا کرتے تھے

حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کی قوت باصرہ بھی غیر معمولی طور پر تیز تھی اور دور کی چیزیں بھی آپ صفائی سے دیکھ لیتے تھے۔ کئی بار ایسا اتفاق ہوا۔ کہ کھانا کھا رہے ہیں۔ دوران طعام ارشاد ہوتا ہے۔ بیٹے صحن میں جا کر مرچیں توڑ لاؤ" (حضرت حافظ صاحب کو باغبانی کا شوق اپنے والد ماجد سے ورثہ میں ملا تھا) میں مرچوں کے درختوں کے درمیان چکر لگاتا جو صحن مکان میں لگے ہوتے۔ لیکن کوئی مرچ نظر نہیں آتی۔ جب کچھ دیر ہو جاتی تو خود تشریف لاتے اور انہیں درختوں سے مرچیں توڑ کر دکھاتے اور فرماتے کہ مجھے تو دالان میں بیٹھے ہوئے یہ نظر آ رہی تھیں لیکن تم کو ان کے تلاش کرنے میں اتنی دیر لگ گئی۔ اسی طرح آسمان میں اڑنے والے پرندوں کو بھی سرسری نظر ڈال کر پہچان لیتے تھے۔

آپ کی قوت شامہ اور ذائقہ کا بھی یہی عالم تھا۔ کنوئیں کے پانی میں اگر چھپکلی گر کر مر گئی تو فوراً بتا دیتے کہ پانی کی خوشبو تبدیل ہو گئی ہے۔ حالانکہ اس پانی کو سونگھ کر یا چکھ کر دوسرا شخص کوئی تبدیلی محسوس نہ کر سکتا تھا۔

فرمایا کرتے تھے کہ ان کے دوسرے بھائی سید نور احمد میاں اور سید احمد میاں کو شطرنج کھیلتا دیکھ کر ان کی والدہ ماجدہ کچھ نہ کہتی۔ لیکن جب کبھی حضرت حافظ صاحب ان کے ساتھ کھیل میں شامل ہو جاتے تو ناراض ہوتیں اور فرماتیں۔ کہ میں مختار کے لئے یہ پسند نہیں کرتی کہ یہ کھیل میں اپنا وقت گنوا رہے ہیں وہ ہمہ وقت پڑھنے لکھنے میں مشغول پسند کرتی ہوں۔

ابتدائی تعلیم حافظ قنبل احمد صاحب سے حاصل کی اور شعر و شاعری کی ابتداء بھی انہیں کی شاگردی سے ہوئی۔ جو بعد ازاں امیر مینائی کے تلمذ میں تبدیل ہو گئی۔ علوم متداولہ یعنی علم قرآن و حدیث۔ علم فقہ۔ علم سیر اور علم اسماء الرجال و تاریخ وغیرہ اپنے والد بزرگوار سید علی میاں صاحب سے حاصل کئے۔ اور اپنی خداداد ذہانت و فطانت سے بہت جلد ایک متبحر عالم کا درجہ حاصل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو موزوں طبیعت عطا کی تھی۔ اس لئے تھوڑے عرصہ میں آپ نے شاعری میں بھی مہارت تامہ حاصل کر لی اور اپنے ہم عصر شعراء میں ایک ممتاز درجہ حاصل کر لیا۔

مالی قربانی کا فائدہ قربانی کرنیوالے کو ملتا ہے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ شہادت ۱۳۴۸ھش / اپریل ۱۹۶۹ء کو ختم ہو رہا ہے۔ تمام عہدیداران سے التماس ہے کہ وہ اپنی طرف سے پوری کوشش فرما دیں کہ ہر جماعت کا چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ وقت کے اندر پورا وصول ہو جائے۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے والے کے مال میں بیشمار اور برکت ہوتی ہے تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ (البقرہ ع ۳۶ آیت ۲۶۲)

جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے اس فعل کی مثال اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر بال میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے (اس سے بھی) بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے

پس وقت پر اپنے بجٹ اور تقاضے ادا کر کے ان خوش قسمت مخلصین اور سابقین میں اپنے آپ کو شامل کریں جو انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعاؤں کے مورد بنتے ہیں (ناظر بیت المال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین عارضی کی فہرست

۴۴ ۳۴ مکرم احمد علی صاحب - چک ۴۲/۴۵ ضلع شیخوپورہ
۴۵ ۳۴ " غلام رسول صاحب چک ۱۲ بہوڑو "
۴۶ ۳۴ " محمد ذکریا خاں صاحب - ۳۸-۲/۳۰ ہری کشن روڈ کوئٹہ
۴۷ ۳۴ " مختار احمد صاحب چک ۵ گھگ ضلع جھنگ
۴۸ ۳۴ " ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی منزل. گوجرانوالہ
۴۹ ۳۴ " بشیر احمد سحیالوی چک ۱۲ بہوڑو ضلع شیخوپورہ
۵۰ ۳۴ " چوہدری نصیر احمد صاحب آنبہ - ضلع شیخوپورہ
۵۱ ۳۴ " ماسٹر علم دین صاحب کیلیاں. ضلع گوجرانوالہ
۵۲ ۳۴ " غلام حیدر صاحب لانک. ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
۵۳ ۳۴ " حافظ ابوذر صاحب. رودکہ. ضلع سرگودھا
۵۴ ۳۴ " غلام سکینہ صاحبہ بنت " " "
۵۵ ۳۴ " غلام عائشہ " " " "
۵۶ ۳۴ " نور احمد صاحب ناصر. بھاٹی گیٹ لاہور
۵۷ ۳۴ " چوہدری نذر محمد صاحب نذیر. لوکوشیڈ خانیوال
۵۸ ۳۴ " ریاض احمد صاحب ناصر. عارف والا. ضلع ساہیوال
۵۹ ۳۴ " غلام محمد صاحب لائے وند. لاہور
۶۰ ۳۴ " شیخ محمد رفیق صاحب تخت ہزارہ. سرگودھا
۶۱ ۳۴ " منصور احمد صاحب. مغلپورہ. لاہور
۶۲ ۳۴ " پیر محمد صاحب. سید والا. ضلع شیخوپورہ
۶۳ ۳۴ " نذیر حسین شاہ صاحب. چک ۲. گجرات
۶۴ ۳۴ " محمد یونس خاں صاحب. رسول نگر. گوجرانوالہ
۶۵ ۳۴ " میاں نظام الدین صاحب. پریم کوٹ "
۶۶ ۳۴ " عبدالرشید صاحب نزگڑی "
۶۷ ۳۴ " سرور علی صاحب " "
۶۸ ۳۴ " غلام حسین صاحب " "
۶۹ ۳۴ " محمد خالد گرایا. بوپڑہ خورد "
۷۰ ۳۴ " میاں احمد دین صاحب جنجوعہ. نزگڑی "
۷۱ ۳۴ " چوہدری بیانت علی صاحب پریم کوٹ. ضلع گوجرانوالہ
۷۲ ۳۴ " میاں عبدالحی صاحب " "
۷۳ ۳۴ " چوہدری محمد اسماعیل صاحب چک ۲۱۶ ج.ب ضلع ملتان
۷۴ ۳۴ " خدا داد صاحب حسن پور " "
۷۵ ۳۴ " اللہ بخش صاحب. دیوا سنگھ " "
۷۶ ۳۴ " میر محمد اکبر صاحب. محلہ زرباد. گوجرانوالہ
۷۷ ۳۴ " محمد ارشاد اللہ صاحب چٹھہ مولن کے
۷۸ ۳۴ " چوہدری عبداللہ خاں صاحب چیلے کے. ضلع سیالکوٹ
۷۹ ۳۴ " میاں علی احمد صاحب گج "
۸۰ ۳۴ " غلام رسول صاحب. بڈھا گزریا "
۸۱ ۳۴ " حبیب اللہ صاحب. قبولہ "
۸۲ ۳۴ " رفیق احمد صاحب ثاقب. دارالرحمت ربوہ
۸۳ ۳۴ " عبدالمجید صاحب طارق. دارالیمن ربوہ
۸۴ ۳۴ " محمد دین صاحب. چک ۱۰۱ ضلع ملتان

نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ (اہلیہ محترم حکیم محمد یوسف علی صاحب مرحوم) بقضائے الٰہی مورخہ ۲۶ تبلیغ (فروری) ایک بجے رات انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات

کی سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی بابرکت تحریک میں اپنے پیش کردہ وعدہ جات عطیہ سو فیصدی ادا کر دئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات و برکات سے سرفراز فرماوے۔ آمین۔

نمبر شمار	اسماء معطیان	رقم عطیہ
۱ -	میاں عبدالحلیم صاحب آف جھول ابن میاں عبدالرحمٰن صاحب مرحوم	۱۰۰ — ۰۰
۲ -	چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی بی۔ اے	۲۵۶ — ۰۰
۳ -	قریشی محمد رشید بھمبر	۲۰۰ — ۰۰
۴ -	سید منیر احمد صاحب ابن سید علی احمد صاحب مرحوم	۵۲ — ۰۰
۵ -	پیر نصیر الدین صاحب پیران غائب حال لائلپور	۳۰۵ — ۰۰
۶ -	ڈاکٹر محمد خاں صاحب علی پور جودھپور	۳۰۰ — ۰۰
۷ -	شیخ حمید احمد صاحب ظفر باغبانپورہ لاہور	۳۰۰ — ۰۰
۸ -	مکرم محمود احمد صاحب فاروقی "	۱۰۰ — ۰۰
۹ -	حکیم محمد عبداللہ صاحب باغبانپورہ "	۱۰۰ — ۰۰
۱۰ -	چوہدری بشیر احمد صاحب باجرہ	۹۰ — ۰۰
۱۱ -	مکرم عبدالمنان صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ فنڈ ربوہ	۶۰ — ۰۰
۱۲ -	ماسٹر بشارت احمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول "	۱۵۰ — ۰۰
۱۳ -	ملک محمد حیات صاحب نواز امیر جماعت احمدیہ رولہ ضلع جھنگ	۱۰۰ — ۰۰
۱۴ -	" فضل احمد صاحب دارالیمن ربوہ	۵۰ — ۰۰
۱۵ -	محترمہ امۃ الشکور صاحبہ بنت مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب مبلغ امریکہ	۶ —
۱۶ -	چوہدری محمد شریف صاحب سندھی چک ۲۲ لائل پور	۳۰ — ۰۰
۱۷ -	محترمہ کریم بی بی صاحبہ زوجہ محمد یعقوب صاحب "	۵ — ۰۰
۱۸ -	چوہدری عبدالماجد صاحب " "	۵۰ — —
۱۹ -	مکرم کھیون صاحب دکاندار " "	۵ — —

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

پروگرام فوجی بھرتی بابت ماہ مارچ ۱۹۶۹ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۷-۳-۶۹	جمعہ	ریسٹ ہاؤس پپلاں	میانوالی
۸-۳-۶۹	ہفتہ	" میانوالی	"
۱۱-۳-۶۹	منگل	" پیلی	سرگودھا
۱۲-۳-۶۹	بدھ	" جھنگ	جھنگ
۱۳-۳-۶۹	جمعرات	سکول. چک ۱۱ مداس	سرگودھا
۱۵-۳-۶۹	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس بھکھہ ٹوانہ	"
۱۸-۳-۶۹	منگل	یونین کونسل. ککو غلاماں	میانوالی
۱۹-۳-۶۹	بدھ	ریسٹ ہاؤس بھکر	"
۲۲-۳-۶۹	ہفتہ	ہائی سکول چک ۱۲ ساڑو والا	جھنگ
۲۷-۳-۶۹	جمعرات	ریسٹ ہاؤس. سلانوالی	سرگودھا
۲۸-۳-۶۹	جمعہ	" سوڈھی جے والی	"

نوٹ :- بھرتی صبح دس بجے ہوگی

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

---

۲ مرحومہ موصیہ بہشتی نعش بروز عید ربوہ پہنچائی گئی اور بعد نماز عصر از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی ازاں بعد مرحومہ کی نعش مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دی گئی۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ محترمہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (حکیم نور علی خان ڈیمنگ)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

حزبِ اختلاف کے لیڈروں کی اپیل

لاہور ۴ مارچ۔ مرکزی جمہوری مجلس عمل کے راہنماؤں نے عوام سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ وہ دونوں صوبوں میں امن و امان بحال رکھیں۔ تاکہ منظم طریقے سے بحالی جمہوریت کے لئے اپوزیشن کی مخلصانہ کوششیں کسی تاخیر کے بغیر بارآور ہو سکیں۔ یہ اپیل مجلس عمل کے کنوینر نواب زادہ نصر اللہ خاں۔ مسٹر نورالامین۔ مولانا مودودی۔ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ۔ چوہدری محمد علی ایم۔ این۔ اے اور خواجہ خیرالدین ایم۔ این۔ اے نے کی۔

لاہور سے نواب زادہ نصر اللہ خاں، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ چوہدری محمد علی اور میاں ممتاز دولتانہ نے مشترکہ طور پر ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ قوم اس وقت ایک نازک اور فیصلہ کن مرحلے میں سے گزر رہی ہے۔ متحدہ قومی جدوجہد اور پاکستانی عوام کی کوششوں سے جمہوریت کی بحالی اور مکمل عوامی حاکمیت کے قیام کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ اس موقعہ پر ہم قوم سے پوری دردمندی کے ساتھ اپیل کرتے ہیں کہ وہ مغربی اور مشرقی دونوں صوبوں میں امن و سکون کا ماحول برقرار رکھ کر بالغ نظری اور دانشمندی کا ثبوت دے۔ تاکہ جمہوریت کا قلعہ کی بحالی کے لئے اپوزیشن کی پُرخلوص کوششیں بارآور ہوں۔ اور یہ کام کسی تاخیر کے بغیر پُرامن طور پر انجام پائے۔

سپریم کورٹ کے جج کو الیکشن کمشنر مقرر کرنے کا امکان

راولپنڈی ۴ مارچ۔ باخبر سیاسی ذرائع نے خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ ۱۰ مارچ کو راولپنڈی میں حکومت اور حزب مخالف کے راہنماؤں کے درمیان جو مذاکرات شروع ہو رہے ہیں۔ ان میں نئے انتخابی قواعد کے بارے میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔ ان قواعد کی منظوری کے لئے قومی اسمبلی کا خاص اجلاس اپریل میں بلایا جائے گا۔ ان ذرائع نے توقع ظاہر کی ہے کہ الیکشن کمشنر کا سربراہ سپریم کورٹ کے کسی جج کو مقرر کیا جائے گا۔

دارالحکومت کے سیاسی ذرائع نے کہا ہے کہ صدر ایوب انتخابی قواعد کو جلد از جلد آخری شکل دینے کے خواہاں ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ ملک کے بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر آئندہ انتخابات کا طریق کار جلد طے ہونا چاہیئے۔

۱۰ مارچ کو راولپنڈی میں گول میز کانفرنس کا دوسرا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ جس میں مسلم لیگ کا وفد جس کے سربراہ صدر ایوب خود ہونگے۔ اور حزب مخالف کے راہنما نئے انتخابی قواعد پر غور کریں گے۔ توقع ہے کہ اس میں رسمی طور پر نئے انتخابی قواعد بنانے کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

تاشقند میں کوئی خفیہ معاہدہ نہیں ہوا

اسلام آباد ۴ مارچ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ میاں ارشد حسین نے اعلان کیا ہے کہ تاشقند کانفرنس میں اعلان تاشقند کے ساتھ کوئی خفیہ معاہدہ نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ کہنا غلط اور بے بنیاد ہے کہ اس قسم کا کوئی خفیہ معاہدہ موجود ہے۔ وزیر خارجہ کی توجہ لنڈن کے اخبار سنڈے ٹیلی گراف کی اس خبر کی طرف دلائی گئی تھی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ صدر ایوب نے تین سال قبل تاشقند کانفرنس پر مقبوضہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کے دعاوی کو فروخت کر دیا تھا۔ اور اس مقصد کے لئے بھارت اور روس کے ساتھ ایک خفیہ معاہدہ پر دستخط کئے تھے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ الزام بالکل بے بنیاد شرانگیز اور محض تصور کی پیداوار ہے۔

مرکزی وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین نے بھی کہا ہے کہ ڈیلی ٹیلیگراف کی خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ ریڈیو پاکستان کے مطابق انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان لنڈن کے اس اخبار کے خلاف بے بنیاد خبر شائع کرنے پر قانونی چارہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

مجھے خفیہ معاہدہ کا علم نہیں

کراچی ۴ مارچ پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ مجھے اعلان تاشقند کے سوا کسی اور خفیہ معاہدہ کا کوئی علم نہیں ہے۔ جس کا ذکر ڈیلی ٹیلیگراف کی خبر میں کیا گیا ہے۔ ان سے جب اس خبر پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ صدر ایوب کی مسٹر شاستری سے طویل خفیہ ملاقاتیں ہوئی تھیں۔ مجھے اس قسم کے معاہدہ کا کوئی علم نہیں۔

یوم پاکستان پر صدر ایوب فوجوں کی سلامی لینگے

راولپنڈی ۴ مارچ۔ صدر محمد ایوب خان ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان کے موقعہ پر تینوں فوجوں کی ایک مشترکہ پریڈ کی سلامی لیں گے۔ اس کے علاوہ اس موقعہ پر قوم کے نام ایک پیغام بھی جاری کریں گے ۲۳ مارچ کو چونکہ اتوار ہوگا اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ یوم پاکستان کی تعطیل ۲۳ کی بجائے ۲۴ مارچ کو ہوگی۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق یوم پاکستان انتہائی تزک و احتشام سے منایا جائے گا۔ پروگرام کے مطابق سرکاری اونچی عمارتوں پر قومی پرچم لہرایا جائے گا۔ اور مساجد میں پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے خاص طور پر دعائیں مانگی جائیں گی۔

سرگودھا میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے

سرگودھا ۴ مارچ۔ سرگودھا میں کل شام چھ بجکر ۴ منٹ پر ہلکے زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زلزلہ ۱۰ سیکنڈ تک جاری رہا۔ جس سے لوگ پریشان ہو کر باہر نکل آئے۔ کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

درخواستِ دعا

یہ عاجز منیر احمد (سابق ہیرالیل) نومسلم علاقہ تھرپارکر آجکل خدا کے فضل سے مرکز سلسلہ میں وقفِ جدید کے تحت تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے دینی علم سے بہرہ ور فرمائے اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ منیر احمد متعلم وقفِ جدید

ولادت

برادرم نذر محمد صاحب خالد مہران فوگر ملز ٹنڈوالہ یار کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے سات سال بعد ۲۵ فروری ۱۹۶۹ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محمد رمضان صاحب خادم مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

مرزا امیر احمد دارالرحمت غربی ربوہ

"یہ بچپن لڑکپن جوانی بڑھاپا"

"بے بی ٹانک" کمزور سوکھے اور دانت نکالنے والے بچوں کیلئے

"ہیرین ٹانک" طلبا اور دماغی محنت کرنے والوں کے لئے

"جنرل ٹانک" کثرت کار تفکرات اور اعصابی کمزوری کے لئے

سپیشل ٹانک۔ بے وقت باعثیقی بڑھاپے میں بیحد مفید

قیمت ۳-۳-۳ اور ۵ روپے تفصیلات کے لئے پمفلٹ مفت منگوائیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

بھاری بھرکم بونس

پوسٹل لائف انشورنس کی خصوصیات:

سب سے زیادہ بونس

سب سے کم پریمیم

سب سے بڑا ادارہ

سب سے زیادہ بیمہ دار

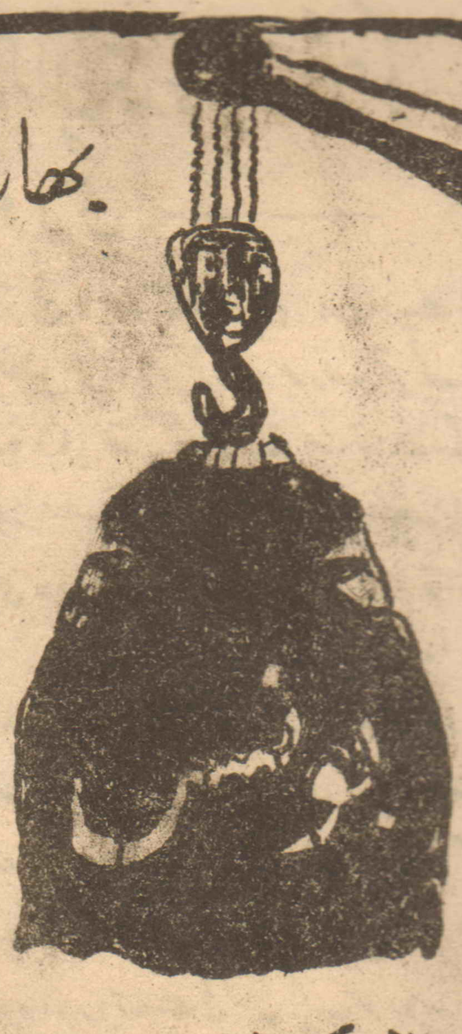

بونس کی شرح (فی ہزار)

پچھلے پانچ سالوں میں ہر سال کے لئے

حیات پالیسی پر ۳۶ روپے

میعادی پالیسی پر ۲۷ روپے

پریمیم کی شرح

ایک ہزار کی پالیسی پر جو ۲۵ سال کی عمر پر بیس سال کے لئے لی جائے

حیات پالیسی پر ۲۵ روپے ۶۰ پیسے سالانہ

میعادی پالیسی پر ۳۱ روپے سالانہ

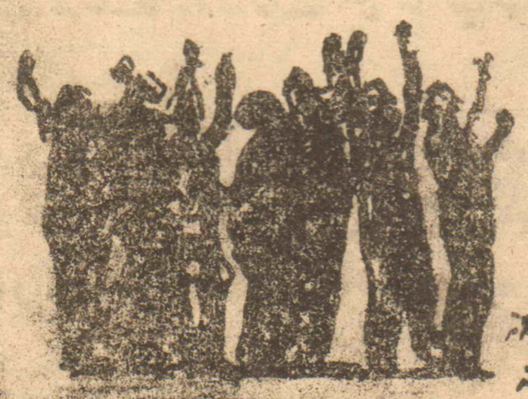

EAGLE LTD

جانوروں کی ظاہری قربانی تصویری زبان میں ایک خاص حقیقت کا اظہار ہوتی ہے

وہ حقیقت یہ ہے کہ جانور ذبح کرنے والا اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یاد رکھو قربانیوں میں یہ حکمت نہیں ہے کہ ان کا گوشت یا ان کا خون خدا تعالےٰ کو پہنچتا ہے بلکہ ان میں حکمت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ تقوےٰ خدا تعالےٰ کو پسند ہے۔ بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کیا خدا تعالےٰ نعوذ باللہ مندروں کے دیوتاؤں کی طرح خون کا پیاسا اور گوشت کا پیاسا ہے کہ وہ جانوروں کی قربانی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور ان کی جان کی قربانی کو شوق سے قبول فرماتا ہے اور قربانی کرنے والوں کو بہشت کی بشارت دیتا ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں یہ دیا ہے کہ قربانیوں میں یہ حکمت نہیں کہ ان کا گوشت یا ان کا خون خدا تعالےٰ کو پہنچتا ہے بلکہ اس میں حکمت یہ ہے ان کی وجہ سے انسانی قلب میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ تقوےٰ خدا تعالےٰ کو پسند ہے

پس وہ لوگ جو بکرے یا اونٹ یا گائے کی قربانی کر کے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کو پالیا وہ غلطی کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ صاف طور پر فرماتا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں کہ خود ہی جانور ذبح کیا اور خود ہی کھالیا۔ اس سے اللہ تعالےٰ کو کیا۔ یہ تو تصویری زبان میں ایک حقیقت کا اظہار ہے۔ جس کے اندر بڑی گہری حکمت پوشیدہ ہے۔ جیسے مصور ہمیشہ تصویریں بناتے ہیں مگر ان کی غرض صرف تصویر بنانا نہیں ہوتی بلکہ ان کے ذریعہ قوم کے سامنے بعض اہم مضامین رکھنے ہوتے ہیں چنانچہ کبھی وہ زنجیر بناتے ہیں جس سے مراد قومی اتحاد ہوتا ہے۔ اور کبھی وہ طلوع آفتاب کا نظارہ دکھاتے ہیں اور اس کا مطلب قومی ترقی ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ ظاہری قربانی بھی ایک تصویری زبان ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ جانور ذبح کرنے والا اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے پس جو شخص قربانی کرتا ہے۔ وہ گویا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دونگا۔ اس کے بعد دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ انسان جس امر کا تصویری زبان میں اقرار کرے عملاً بھی اسے پورا کر کے دکھا دے۔ کیونکہ محض نقل جس کے ساتھ حقیقت نہ ہو کسی عزت کا موجب نہیں ہو سکتی۔ آخر تھیٹر والوں کو شرفا کیوں ناپسند کرتے ہیں۔ اسی لئے کہ تھیٹر میں جو نقال بادشاہ بنتے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ لیکن حقیقی بادشاہ کی سب عزت کرتے ہیں۔

تھیٹر میں بادشاہ بننے والا اگر عملی زندگی میں بھی اس کے لئے جدوجہد کرے تو اسے برا نہیں سمجھا جائے گا۔ لیکن محض نقل کسی عزت کا موجب نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جو شخص بکرے کی قربانی کے ساتھ اپنے نفس کی بھی قربانی کرتا ہے۔ وہ شرفا کے نزدیک قابل احترام ہے۔ لیکن جو شخص صرف بکرے کی قربانی پر اکتفا کرتا ہے۔ وہ نقال اور بھانڈ ہے۔ اور اس لئے کسی عزت کا مستحق نہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۵۷، ۵۸)

درخواست دعا

میرے خاوند صفدر خان صاحب کچھ عرصہ سے دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اہلیہ صفدر خان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے گراں قدر وعدہ کی سو فی صد ادائیگی

۱۔ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور نے اپنی اور اپنے بھائی مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں بیس ہزار روپیہ کے گراں قدر عطیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کی سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء اللہ تعالےٰ ان کی قربانی قبول فرمائے۔ اور انہیں اپنے دینی و دنیوی انعامات سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

۲۔ مکرم شیخ محمد اسلم صاحب دنیا پور ضلع ملتان نے اس مبارک تحریک میں چار ہزار دو سو روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ جو بفضلہ تعالےٰ انہوں نے پورا ادا فرما دیا ہے۔ مکرم شیخ صاحب موصوف نے مزید اطلاع دی ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دور خلافت کے ۵۲ سال کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید ایک ہزار روپیہ ۳۰ جون تک ادا فرما دیں گے۔ اور اس سے فی سال ایک سو روپیہ کے حساب سے آپ کی طرف سے باون سو روپیہ (۵۲۰۰) عطیہ جمع ہو جائیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اللہ تعالےٰ شیخ صاحب موصوف کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرمائے آمین۔

۳۔ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب دہلی دروازہ لاہور نے پانصد روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ بعد میں حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کو مدنظر رکھتے ہوئے فی سال دس روپیہ کے حساب سے ۵۲۰ روپیہ ادا فرما دیئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں

"اگر تم جوان رہنا چاہتے ہو تو تمہیں ہر روز اپنی قربانی بڑھانی پڑیگی ..... تمہاری قربانی ہر روز بڑھتی چلی جائے۔ تاکہ تم اپنی ذمہ داری کی گاڑی کو برابر کھینچ سکو۔"

تحریک جدید کے ذریعہ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کا وہ عظیم الشان کام ہو رہا ہے۔ جس کی نظیر موجودہ زمانہ میں نہیں ملتی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر دوم کی ذمہ داری انصار اللہ بھائیوں پر ڈالی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ دفتر دوم کی قربانیوں کو بڑھایا جائے۔

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ جس قوم کے افراد کی قربانیوں کا معیار بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔ وہ ہمیشہ جوان رہتے ہیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

صیغہ جائداد کو صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ جات کی طرف سے مندرجہ ذیل شکستہ سامان وصول ہوا ہے جو بتاریخ ۱۰-۶-۶۹ بعد نماز عصر بوقت ۵ بجے شام صیغہ جائداد کے سٹور میں (جو فضل عمر ہسپتال کے عقب میں پہاڑی کے نزدیک واقع ہے) بذریعہ نیلام عام فروخت ہوگا۔ فروخت شدہ سامان کی قیمت موقعہ پر ہی نقد وصول کی جائیگی خواہشمند احباب موقعہ پر پہنچ کر نیلامی میں حصہ لیں۔ سامان کی تفصیل: کرسیاں۔ پنکھے۔ سائبان۔ ریکارڈنگ مشین وغیرہ وغیرہ (ناظم جائداد)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴